تھے۔ ہم نماز جمعہ کے بعد کھانا کھاتے تھے اور اس کے بعد آرام کرتے تھے۔ دوسری روایت حضرت عائشہؓ کی ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: عائشہؓ! یہ جبرئیل تمھیں سلام کہہ رہے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے کہا "وعلیہ السلام"۔ اس لیے مردوں اور عورتوں کو آپس میں اور اگر فون پر کسی مرد نے سلام کہہ دیا ہے تو اس کا جواب دینا چاہیے۔ جب باقی گفتگو ضرورتاً کی جائے تو سلام بھی ضرورتاً کرنا چاہیے اور اس کا جواب بھی دینا چاہیے۔ بخاری کے محشی لکھتے ہیں: ابن بطال مہلّب سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ مردوں کا عورتوں کو سلام کہنا اور عورتوں کا مردوں کو سلام کہنا جائز ہے جبکہ فتنے کا خطرہ نہ ہو۔ کوفہ کے علما کہتے ہیں کہ عورتوں کو سلام کی ابتدا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ امام مالک کے نزدیک جائز ہے۔ اور دلیل سہل بن سعد کی مذکورہ روایت ہے۔ ہمارے نزدیک راجح جواز ہے۔ لیکن بطال نے جس طرح کہا ہے وہ بالکل درست ہے کہ کوئی بھی جائز کام اس وقت ناجائز ہو جاتا ہے جب کہ وہ ناجائز کام کا سبب بن جائے۔ اسی لیے اگر سلام، نامہ و پیام اور کلام کی کھلی اجازت دی جائے گی تو یہ برائی اور فتنے کا سبب بن جائے گا۔ اسی لیے اس میں مرد اور عورت کے حالات کو مدنظر رکھا جائے گا اور قیودات کے ساتھ محدود دائرے میں اس کی اجازت دی جائے گی، اور خطرہ ہو تو منع بھی کیا جائے گا۔ لیکن اتنا غلو بھی ٹھیک نہیں ہے کہ فون پر کسی طرف سے سلام ہو تو نیک نیتی کے ساتھ جواب بھی نہ دیا جائے۔ جو خاتون نیک نیتی کے ساتھ خاموشی اختیار کر سکتی ہے وہ نیک نیتی کے ساتھ جواب بھی دے سکتی ہے۔ اگر باقی بات اس نے کرنا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تو پھر صرف وعلیکم السلام کہنے میں کیوں تنگی محسوس کی جائے۔ جواب کی اجازت تو کوفہ کے علما نے بھی دی ہے اور حدیث عائشہؓ سے جواب دینا ثابت ہے۔ واللہ اعلم!

(ع - م)

قربانی کی کھالیں اور خدمتِ خلق

ہم نے ایک ویلفیئر سوسائٹی قائم کی ہے جس کے تحت ہم خدمت خلق کے مختلف کام کر رہے ہیں، مثلاً فری آئی کیمپ، جہاد کشمیر کے لیے پروگرام، معذور طالب علم کے لیے سائیکل کا انتظام، سیلاب کے موقع پر مدد، نادار افراد کا علاج معالجہ، اور فیس اور کتابوں کا انتظام، اسلامی کتابوں کی لائبریری وغیرہ۔ ہم اپنے ویلفیئر فنڈ کے لیے قربانی کی کھالیں بھی جمع کرتے ہیں لیکن بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ویلفیئر کے لیے قربانی کی کھالوں کی رقم جائز نہیں ہے۔

آپ کا ویلفیئر سوسائٹی قائم کرنا قابل قدر و تقلید ہے۔ اللہ کرے کہ آپ زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کا کام کر سکیں۔ زکوٰۃ کی رقوم ایسے کاموں میں لگانی چاہییں جو قرآن پاک میں منصوص ہیں اور جس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ باقی کام نفلی صدقات اور عطیات سے چلائے جائیں۔